© rasailojaraid.com

کہیں فساد نہ ہو کوئی انتشار نہ ہو

عبدالرحمان عاجزؔ

کسی کا نامہ اعمال داغدار نہ ہو
کوئی بھی حشر کے میدان میں شرمسار نہ ہو
اگر ہو سامنے موت اور قبر کا منظر
کہیں فساد نہ ہو' کوئی انتشار نہ ہو
قرار کی یہی صورت ہے بے قرار میں
الم ہو' درد ہو' غم ہو تو بے قرار نہ ہو
کسی بھی حال میں اے دوست جب قرار نہیں
کسی بھی حال میں اے دوست بے قرار نہ ہو
سزا کے خوف سے مر جائے دفعتا عاصی
اگر خدا کے کرم کا امیدوار نہ ہو
جو چاہے جس کی بھی پگڑی اچھال کر رکھ دے
کسی کو دہر میں اس درجہ اختیار نہ ہو
بشر نے بات سنی آج اک بشر سے عجیب
بشر' بشر تو ہو لیکن گناہگار نہ ہو
بشر کے ہاتھ میں گر موت و زیست آ جائے
کوئی بشر بھی کبھی موت کا شکار نہ ہو
معاشرے میں ہے امن و سکون کی شکل یہی
کسی کے دل میں کسی کے لئے غبار نہ ہو
ہمیشہ کام وہ دنیا میں کیجئے عاجزؔ
کسی بھی اہل نظر کو جو ناگوار نہ ہو

© rasailojaraid.com